السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیاحج کے دنوں منی میں نماز قصر پڑھی جائے گی یا مکمل ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حج کے دوران منی میں نماز قصر پڑھی جائے گی۔ امام بخاری نے اس پر ایک مستقل باب قائم کیا ہے، اور بطور استدلال درج ذیل احادیث لائے ہیں :

«عن عبداللہ رضی اللہ عنہ قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمنی رکعتین، وأبی بکر وعمر، ومع عثمان صدرا من إمارته ثم أتمها» [بخاری : 1082]

سیدنا عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ، ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ منیٰ میں دو رکعت (یعنی چار رکعت والی نمازوں میں) قصر پڑھی۔ سیدنا عثمان کے ساتھ بھی ان کے دور خلافت کے شروع میں دو ہی رکعت پڑھی تھیں۔ لیکن بعد میں آپ نے پوری پڑھی تھیں۔

«أنبأنا أبو إسحاق، قال سمعت حارثة بن وہب، قال صلی بنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم آمنا ما کان بمنی رکعتین» [بخاری : 1083]

ہمیں ابو اسحاق نے خبر دی، انہوں نے حارثہ سے سنا اور انہوں نے وہب سے کہ آپ نے فرمایا : نبی کریم ﷺ نے منیٰ میں امن کی حالت میں ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی تھی۔

«عن عبد الرحمن بن یزید، یقول صلی بنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بمنی أربع رکعات، فقیل ذلک لعبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فاسترجع ثم قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی رکعتین، وصلیت مع أبی بکر رضی اللہ عنہ بمنی رکعتین، وصلیت مع عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بمنی رکعتین، فلیت حظی من أربع رکعات رکعتان متقبلتان» [بخاری : 1084]

عبد الرحمن بن یزید سے مروی ہے، وہ کہتے تھے کہ ہمیں عثمان بن عفان نے منیٰ میں چار رکعت نماز پڑھائی تھی لیکن جب اس کا ذکر عبد اللہ بن مسعود سے کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ پھر کہنے لگے میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھی ہے اور ابو بکر صدیق کے ساتھ بھی میں نے دو ہی رکعت ہی پڑھی ہیں اور عمر بن خطاب کے ساتھ بھی دو رکعت پڑھی تھی۔ کاش میرے حصہ میں ان چار رکعتوں کے بجائے دو مقبول رکعتیں ہوتیں۔

مذکورہ بالا روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ دوران حج منی میں نماز قصر پڑھی جائے گی۔

ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

کتاب الصلاۃ جلد 1